

13465-کیا فاسق کی امامت صحیح ہے؟

سوال

میں ایک ملک میں بنک ملازم ہوں، اور عام طور پر ہم عصر اور مغرب کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں، نمازی مجھے امامت کروانے کا کہتے ہیں، میں ایک عام سا آدمی ہوں، اور محسوس کرتا ہوں کہ میں امامت کا مستحق نہیں، کیونکہ میرے پیچھے نمازیوں میں کئی ایک مجھ سے بھی بڑے آدمی ہیں خلائق یہ ہے کہ نماز کے لیے جمع ہوں تو ہم میں سے ہر شخص جماعت کروانے سے شر ماتا ہے، اور ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ مجھے امام بننا پڑتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ میں میں نے پچھیں برس میں اتنے گناہ کیے ہیں جن کا شمار بھی نہیں، لیکن میں ایک چیز کا ایمان رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کتنا ہے کہ انفرادی نماز ادا کرنے سے نماز باجماعت ادا کرنا افضل ہے، یہی ایک سبب ہے جس کی بنا پر میں امامت قبول کرتا ہوں، میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں داڑھی منڈا شخص ہوں؟

پسندیدہ جواب

یہ مسئلہ فاسق شخص کے پیچھے نماز ادا کرنے کا ہے، اور فاسق وہ ہے جو کبیرہ گناہ کا مرتبہ ہونے کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکل جائے یا پھر صغیرہ گناہ پر اصرار کرے۔

آپ کے سوال میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے مطابق آپ بعض کبیرہ گناہ کے مرتبہ ہیں، ایک توبنک کی ملازمت، اور دوسرا داڑھی منڈا نایہ دونوں شریعت کے میزان میں کبیرہ گناہ ہیں۔

بنک ملازمت کے متعلق یہ ہے کہ:

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خور، اور سود کھلانے اور سود لکھنے، اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598)۔

اور سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے رات دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے، ہم چلے حتیٰ کہ ایک خون کی نہر کے پاس پہنچے جس میں شخص کھڑا تھا، اور اس کے کنارے ایک شخص تھا جس کے سامنے پتھر کھے تھے، جو شخص نہ میں تھا وہ جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تو باہر والا شخص اسے پتھر مارتا تھی کہ اسے وہیں واپس بھیج دیتا جاہ وہ تھا، چنانچہ وہ جب بھی نہ سے نکلنے کا ارادہ کرتا تھا اس کے مونہ پر پتھر دے مارتا تو وہ واپس پلٹ جاتا۔

چنانچہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ تو اس نے جواب دیا آپ جسے نہ میں دیکھا تھا وہ سود خور تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2085)۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21113) دیکھیں۔

رہا مسئلہ داڑھی منڈانے کا تو اس کے متعلق عرض ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مشرکوں کی خالفت کرو، مونجھیں کٹواد اور داڑھی بڑھاؤ"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5892) صحیح مسلم حدیث نمبر (601)۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

داڑھی وہ ہے جو دونوں رخساروں اور ٹھوڑی پر اگے، جیسا کہ صاحب قاموس نے وضاحت کی ہے، چنانچہ دونوں رخساروں اور ٹھوڑی پر اگے ہوئے بالوں کو چھوڑنا اور انہیں نہ منڈانا اور نہ ہی کٹوانا واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کے حال کی اصلاح فرمائے۔

دیکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (2/325)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

داڑھی کی حد جیسا کہ اب لغت ذکر کرتے ہیں یہ پھرے اور دونوں جبڑوں اور رخساروں کے بال ہیں، دوسروں معنوں میں اس طرح کہ جو بال رخساروں اور جبڑوں اور ٹھوڑی پر ہیں وہ داڑھی میں شامل ہیں، ان بالوں میں سے کوئی بال بھی کٹوانا یا منڈوانا معصیت اور نافرمانی ہے۔

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"داڑھی بڑھاؤ" اور "داڑھی کو معاف کرو"۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں سے کچھ بھی کٹوانا جائز نہیں، لیکن معصیت و نافرمانی چھوٹی بڑی ہوتی ہیں، چنانچہ داڑھی کو منڈوانا و داڑھی میں سے کچھ حصہ کٹوانے سے زیادہ عظیم گناہ ہے، کیونکہ یہ داڑھی کٹوانے والے سے زیادہ واضح اور عظیم خالفت ہے۔

دیکھیں : فتاویٰ حامۃ صفحہ نمبر (36)۔

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر (8196) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں۔

اور قسم کا اظہار کرنے والے فاسق شخص کے پیچے نماز ادا کرنے کے مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اس میں دو قول ہیں :

پہلا قول :

فاسق شخص کے پیچے نماز نہیں ہوتی۔

امام احمد، امام مالک کی ایک روایت میں یہی مسلک ہے۔

شیخ مصطفیٰ الرجبی اپنے کتبے میں :

(فصل) مطلقاً فاسق کی امامت صحیح نہیں :

یعنی چاہے اس کا فتنہ اعتمادی ہو یا حرام افعال میں، چاہے وہ مستور ہی ہو کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿آیا جو مومن ہو کیا وہ فاسق کی طرح ہو سکتا ہے، یہ دونوں برابر نہیں﴾۔

دیکھیں : مطالب اولیٰ انہی (1/653)۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کتبے میں :

فاسق کے پیچے نماز دا کرنے کی کراہت پر آئندہ کرام کا اتفاق ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟

ایک قول یہ ہے کہ : صحیح نہیں، جیسا کہ امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ : بلکہ صحیح ہے، جیسا کہ امام ابو حنیفہ امام شافعی کا قول اور ان دونوں سے دوسری روایت ہے، اور اس میں کوئی تنازع اور اختلاف نہیں کہ اسے امامت کا منصب نہیں دینا چاہیے۔

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ (23/358)۔

دوسرے قول :

فاسق کے پیچے نماز دا کرنا صحیح ہے، چاہے وہ اپنا فتنہ ظاہر ہی کرتا ہو، یہی قول صحیح ہے، اور شیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اس قول کی دلیل درج ذیل ہے :

اول :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے :

”قوم کی امامت کتاب اللہ کا سب سے زیادہ حافظ و قاری کروائے“

صحیح مسلم حدیث نمبر (673)۔

دوم :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اماموں کے متعلق خاص فرمان جو نماز کو وقت سے لیٹ کر ادا کریں :

فرمان نبوی ہے :

"تم نمازو وقت پر ادا کرلو، اور اگر ان کے ساتھ نماز پالو تو ان کے ساتھ بھی نماز ادا کرو کیونکہ یہ تمہارے لیے نفل ہو گی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (648)۔

اور بخاری کی روایت میں ہے :

"وہ تمہیں نماز پڑھائیں گے اگر تو صحیح پڑھائیں تو تمہارے اور ان کے لیے ہے، اور اگر غلط کریں تو تمہارے لیے اور (اس کا وہاں) ان پر ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (694)۔

سوم :

صحابہ کرام جن میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ شامل ہیں جاج بن یوسف کے پیچے نماز ادا کرتے تھے، حالانکہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما لوگوں میں سب سے زیادہ سنت پر عمل کرنے اور اس کی احتیاط کرنے والے تھے، اور جاج کے متعلق معروف تھا کہ وہ اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ فاسن ہے۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ :

ہر وہ شخص جس کی نماز صحیح ہے اس کی امامت بھی صحیح ہو گی نماز کی صحت اور امامت کے صحیح ہونے میں تفریق کرنے کی کوئی دلیل نہیں، کیونکہ اگر وہ معصیت کا مرتبہ ہوتا ہے تو اس کی معصیت اس کے لیے ہی ہے، یہ نظری دلیل ہے"

دیکھیں : الشرح الممتع لابن عثیمین (4/304)۔

آپ یہ علم میں رکھیں نماز کی امامت کروانے میں اجر عظیم حاصل ہوتا ہے، اور اس منصب کا شرف بہت بڑا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کا سب سے زیادہ حافظ و قاری بھی اس منصب کے لیے مقدم کیا جائیگا (تفصیل کے لیے سوال نمبر 1875) کا جواب دیکھیں اس بنابر اگر آپ کے علاوہ کوئی اور شخص قرآن مجید کا زیادہ حافظ ہے تو اسے آگے کیا جائے، اور اگر آپ کے علاوہ کوئی اور نہیں تو پھر آپ کے لیے لوگوں کی جماعت کروانے میں کوئی حرج نہیں، چاہے آپ بخوبی ہیں، اس کی دلیل مندرجہ بالا دلائل ہیں۔

آخر میں ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ مسلمان بھائی اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرو، اور اللہ تعالیٰ کی مصیت و نافرمانی کر کے اللہ کے خلاف جنگ کرنے سے دور رہو، اور جتنی بحدی ہو سکے آپ توبہ کر لیں قبل اس کے کہ آپ کو موت آجائے اور پھر آپ نہ امامت کا اظہار کرنے لگیں جبکہ اس وقت نہ امامت بھی فائدہ مند نہ ہو گی۔

واللہ اعلم۔